

LUCKNOW
1931

پانچسو روپیہ انعام

[illegible]

مکمل تفصیل ... [illegible]

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مالک کشمیر کے تحفے

[illegible]

المشتہر ... مالک ... چندر چورن والے

اودھم پور ... گورنمنٹ ... کشمیر ... دکان نمبر [illegible]

تذکرۂ ... [illegible]

[illegible]

بیٹنے لون ... [illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ ... [illegible]

سید ... [illegible]

... [illegible] ... رنگون

سے طلب فرمائیں

(فرمائش کے وقت ... حوالہ دیں)

توجہ سطا ہے

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(قواعد و ضوابط)

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) [illegible]

(۶) [illegible]

نوٹ: [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ... [illegible]

تصنیف

منشی سید ... حسین صاحب ... لکھنوی ... [illegible]

... [illegible] ...

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ بابت ... [illegible]

... فروخت موجود ہیں ... مجلدات ...

... ادب ... ظرافت و سیاست ... مالا مال ہیں ۔

... کتب خانے میں ... رہنے چاہئیں ...

... [illegible] ...

(قیمت ... موجود ہیں فرمائش بھیجیے)

اودھ پنچ ... [illegible] ... کا ... ہے ۔

منیجر

باوہ پچ گشنبہ ۱۵ ۔ ۱۳۵۲ھ

جلد ۱۶ ۔۔۔ نمبر ۱۸ ۔۔۔ ۳

مضامین

۲۱ ۔ مئی ۱۹۳۳ء

تضمین بر نظم مدیر الجمعیۃ دہلی

دوستی گوروں سے کا وہی ضمیر بد ہوچکا ۔۔۔ ان کی نظروں میں تو مذہب ہے اگر نیز ہے
پھر خرابت ہر روش میں یا منقد میز ہے ۔۔۔ اجنبی سے میل ہے بھائی پہ خنجر تیز ہے
آداں کی جو ادا ہے حیرت انگیز ہے

اک ریاست سے خلیفہ باندہ کر سو جاتے ہیں وہ ۔۔۔ نعمت کا کھاتے ہیں اور ولد مسلاتے ہیں وہ
فوج سے اپنی ہی لڑنے پھر جاتے ہیں وہ ۔۔۔ صلح کی جو گفتگو ہو اس سے گھبراتے ہیں وہ
ان کو گویا تم کا قوم سے پرہیز ہے

قوم کا چندہ اڑانے کے لیے آمادہ ہیں ۔۔۔ حشر میں وزر دکھانے کے لیے آمادہ ہیں
قوم کو آگ بنانے کے لیے آمادہ ہیں ۔۔۔ دشمنوں کے پاس جانے کے لیے آمادہ ہیں
مسلمان کا جو ترقی ہے تو وہ انگریز ہے

کیسی کمائی ہے تلاو کیجو زرا کے جھگڑے ۔۔۔ دھوئے شہر کو سی میں جو ان کا باز کہ گرچہ
جو وہ ان کو جانتا جا سکو کہنے دیجیے ۔۔۔ واسے ناکامی کی پناہ دوست سمجھے ہیں یا سے
جو فلسطین عراق و مصر میں خونریز ہے

ان کو رنا میں دیا سکتے ہیں یا سبان ۔۔۔ دیں پیچتے ہیں کبھی جان پہ تھا نا مہربان
جو وہ ان کا تھا سکتے آج میں یہ میاں ۔۔۔ جیسے ہاتھوں زندگی سے تنگ ہے ہندوستان
جس کا ہر مقال ہر روی فریب آمیز ہے

قوم مرتی ہو ہے ملتی چھپ رہا کو تلخ ۔۔۔ بل پریشانی بڑا کے قوم اگر ہو سینہ شق
یہ کرنا ہے کہ سنیں یہ جو شکر یہ حل کرتی ۔۔۔ وہ سمجھے ہیں زندگی ہے غلامی کا سبق
رہنماؤں کی یہ ذہنیت تعجب خیز ہے

انظر الی ما قال ۔۔۔ نیاز مند قدیم

ٹھوکریں

یار لوگ سمجھتے ہیں اور خاص کر وہ حضرات جو اہل زبان کہلاتے ہیں کہ شاعری کے لیے صرف تگ بند ہونے کی ضرورت ہے جس میں چار ریدی ہیں آوند ہوے ۔ جہاں آنکھ کو لی حیل مشینیں چلے جہاں ہر روش پائی وجہ ان کی دنیا ہے اور اس چار ریدی میں ہو چلی چولہا ۔ [illegible]

پاسمان ۔ اگالعان ہے اس کا شمول نیما ہیں ہے ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک صحبت میں علامہ میرزا ہادی رسوا منظور المعانی کے ایک سوال پر ایک مولانا ہیت چکرائے علامہ موصوف نے ان سے کہا کہ مولانا جب آپ کیمسٹری کے فن سے واقف نہیں تو آپ کو نتوی دینے کا کیا حق ہے ۔ دخل در معقولات گستاخی تو تھی اور گناہ کی حد ہو گئی بھی گستاخی مگر میں نے طاقی جائیں جائیں اور آئیں بائیں شائیں پر اسے ترجیح دی ۔ اور علامہ ممدوح کو اپنی طرف متوجہ کر لیا ۔ بات گئی گذری ۔ ورنہ دنیا کو معلوم ہو جاتا کہ سچ ہے یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں ۔

* * *

مضمون کو خواہ مخواہ طول دینے کا میرا ارادہ نہیں ہے ۔ اس لیے ان دو چار ٹھوکروں کے نمونے پیش کرتا ہوں جو بڑے مشہور فارسی شعرا نے کھائی ہیں ۔ اور اسلیے کھائی ہیں کہ وہ اپنے مذہب کے علاوہ دوسرے مذاہب کے اصول سے واقف نہ تھے ۔ اب تو حالت اس سے بھی بدتر ہے کہ بدقسمتی سے ایسے شعر بھی آپ کو ملیں گے جو کثیر تعداد میں ہیں گے جو خود اپنے ہی مذہب سے واقف نہیں ہوا اوروں کے مذہب رسم و رواج کی کیا چلائی لیکن مجبور ہیں وہ پرانوں کی تقلید سے جن کی شاعری کے اجزائے اعظم مذہب کی تضحیک و استخفافات بتوں کی پرستش دوسرے مذاہب کی تحسین و توصیف وغیرہ ہیں یہ شعر ملاحظہ ہو غالب ؎

زنار باندھ سبحہ صد دانہ توڑ ڈال
رہرو چلے ہے راہ کو ہموار دیکھ کر

* * *

لیکن وہ جو بڑی بوڑھیاں کہتی ہیں نا کہ کسی کام میں جلد دکھ نہیں یعنی ان شعراء کی تعریف بھی انھیں ناشناس کی مصداق ہے ۔ ذرا ملاحظہ ہو یہ شعر شیخ فرید الدین عطار فرماتے ہیں ؎

گبسلانم سبحہ و زنار بروم بر میاں
عشق ترسا بچۂ چوں ہم کہ صنم کند

ہو گئی اسلام کی تضحیک تو ہو گئی ۔ اور ضرور ہو گئی لیکن غور سے پڑھا آپ نے اس شعر کو؟ اس سے حضرت عطار کی دوسرے مذہب کے متعلق ناواقفیت بھی ظاہر ہو گئی ۔ اب پوچھیے وہ کس طرح ۔ اس شعر سے پتا یہ لگتا ہے کہ شیخ نہ زنار باندھنے والوں کے دین سے واقف ہیں اور نہ ترسا بچوں کے مذہب سے آگاہ ہیں ۔ انھیں یہ بھی معلوم نہیں کہ ترسا کے بچے یعنی یہودی زنار نہیں باندھا کرتے ۔ البتہ زنار یا گبر باندھتے یا ہندو لیکن پھر گبروں اور ہندوؤں کی زنار بندی میں بھی فرق ہے ۔ مگر اسکے بیان کرنے کا یہ موقع نہیں انشاء اللہ اگر چاہا ہی چاہا تو کسی آیندہ صحبت میں ملاحظات ہوگا!!

* * *

اب آئیے مولانا عرفی شیرازی مرحوم کا ایک شعر لیجیے جن کا دعویٰ ہے اور دل تسلیم دعویٰ ہے کہ ؎

نقرے کہ می از بہر دوح ساد ہم ۔۔۔ نہ افروی نہ غلافی روم نہ بہسائی

اور تعلی یہ ہے کہ میرا کلام ان سے جن سے صائب نہ گر کہ مثت خاقانی شد ہاں تو وہ فرماتے ہیں ؎

اگر با پیر مغل روزے از پیر مغاں گویم
جرس بجنباید و ناقوس بر بند دبگلسا

جرس بجتا ہے۔ اب فرمائیے اگر مولانا عرفی ہیں تو واقعہ ہو تے تو وہ بھی کہتے کہ ؎

جرس بجنباید و ناقوس بر بند دبگل ہا!

آپ سے کہنے کی ضرورت نہیں کہ آگے غضب ہے

وہ فرہنگ کس کی تصنیف ہے ... کا ترجمہ کر رہا تھا یہ فرہنگ ہمیں ہمارے نام ہی رکھ رہا تھا۔ یکایک ورق گردانی کرتے کرتے میری نظر کی لفظ پر پڑی جس کے معنی صاحب نے لکھے ہیں تھے از شمشیر ہیں ... شعر پیش کیا ہے جو اب مجھے یاد نہیں اور نہ میرے پاس وہ فرہنگ ہے۔ بڑی خبر گزری کہ حضرت خسرو نے شمشیر کا ... کی تعریف ... ورنہ صاحب فرہنگ ضرور رکھتے ... آپ جانتے ہیں ... ہے کیا بلا؟ ... بڑی ... ایضاً ...

بات کہیں کی کہیں جا پڑی عرض میں یہ کر رہا تھا کہ امیر خسرو کا مرتبہ دنیائے فارسی میں بہت بلند ہے۔ اب ان کا بھی ایک شعر سنئے ... بہرحال دیکھیے ردیف تو مغاں کو نہیں مطابق کے لیے ہی ایک مصرعہ کافی ہے۔ اب ملاحظہ ہو۔

آپ سے میر مغل (حاجی صاحب حاجی شوکت علی نہیں) کا ذکر ... ثابت ہوا۔ لیکن عرفی کی ... ثابت ہو گئی یعنی عرفی غریب کو معلوم ہی نہیں کہ پیر مغاں کو ناقوس سے کوئی غرض اور واسطہ نہیں۔ ناقوس کی ضرورت اکثر ... ہوتی ہے۔ پارسیوں (یعنی مریدان پیر مغاں) ناقوس ... ناقوس کا حصول نہیں ...

آئیے اگر آپ جاننا چاہیں تو میں بتاؤں کہ مریدان پیر مغاں ... کیا ہے۔ اس مضمون کے پڑھنے والوں میں سے تو شاید ہی کوئی ایسا ہو ... اتفاق ہوا ہو مگر ......
ہاں تو خیر جس طرح اہل اسلام پر عبادت کے پانچ وقت ہیں اسی طرح پارسیوں پر ...



اس میں کسی کو کلام نہ ہوگا کہ مغاں یا پیر مغاں کہتے ہیں ... کے پیشوا کو۔ اور یہ بات بھی کہنے کی ضرورت نہیں کہ کلیسا کہتے ہیں عیسائیوں کے معبد کو۔ ... مصرعہ تو آپ کو یاد ہی ہوگا ؎
الٹی خانہ انگریز گرجا

کسی ہندی نژاد کو شاعر مانا ہے تو وہ لاریب حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اور آپ میں سے اکثر حضرات کو یہ معلوم کر کے تعجب ہوگا کہ ان کا بھی کو اس طرح مانا کہ بعض اوقات حضرت خسرو کی غلطی نے انہیں یعنی ایرانیوں کو کامیاب فریب دیا ہے۔ اس اجمال کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک دفعہ میں

... زندگی کے لیے پانچ گاہ ہے جو آپ پنجگانہ کہتے ہیں نا۔ تو یاد رکھیے کہ گاہ کو کہیں لغات سے نہ سمجھیے گا۔ پنج گاہ کا مخفف ہے۔ بہرحال گاہ یا گہ کے معنی وقت کے ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان کی تفصیل لکھوں تو آپ کو چنداں فائدہ نہ ہوگا بہرحال جب ہر گاہ ہوتا ہے تو پارسیوں کے آتشکدے میں

حضرت خسرو کی ہریالی دیکھیے کہ اختر نے کیا یہ
ہی آتش بہرام کے ساتھ بوستاں تک پہونچا دیا۔
تو دیکھ لیا آپ نے فارسی شعرا نے کیسی کیسی ٹھوکریں
کھائی ہیں۔ اور یہ ٹھوکریں اسی لیے کھائی ہیں
کہ وہ خواہ اپنی باتوں سے کیسے ہی واقف کیوں
نہ ہوں مگر دوسروں کی باتوں سے تو قطعی بد ذوق
رہ جاتے ہیں دخل انداز ہوئے اور ٹھوکریں کھائیں
بس بندہ نواز ختم۔

عاشق ہے یہ بندہ کوئی مزدور نہیں ہے

میرا ارادہ تھا کہ شیخ شیراز کی ٹھوکروں میں مثالیں
بوستاں سے پیش کروں غالب کے بارے میں
بھی کچھ لکھنے کا ارادہ تھا کہ ان کے کلام میں ایسی
ٹھوکروں کی مثالیں بہت کم نہیں گی بلکہ شاید نہ
ہیں۔ مگر اب مجھے پاس و لحاظ کا وقت نہیں ہے۔
بہرحال انتظار کیجیے اور امید رکھیے۔ ... [illegible]
لکھا کہ میں تو سمجھا تھا کہ آپ کے لکھنؤ کے ایک [illegible]
شاعری کی جو تین کتابیں لکھی ہیں [illegible] پڑھ کر مجھے
شاعری آجائے گی مگر اب جو دیکھتا ہوں تو جو
تھا وہی ہوں میں کہہ نہیں سکتا [illegible] کتابیں
لکھ کر [illegible] صاحب بھی
شاعر ہے کہ نہیں؟

راقم ...

[illegible]

بقیہ ...

صلاح کار کجا و من خراب کجا

اعلان

۲۸ مئی کا اودھ پنچ بوجہ تعطیل
عاشورہ محرم حسب دستور شائع
نہ ہوگا انتظار نہ فرمائیے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ایک ہزار روپے کی پہیلی

ہندی اردو سے نہیں کام — نئی زبان میں دو کا نام
سرکار آج کل ہیں ہمارے — یاروں بھی تو پہنچ پہچانے
ایسے لڑکے بچن سنا دے — سمجھ میں جا لوگوں کے [illegible]

میں سمجھ گیا۔ تو ہی۔
ہاں خوب بوجھے جاؤ اکیڈمی سے ایک ہزار روپیہ لو
واہ اکیڈمی کیوں روپیہ دینے لگی۔ اس پہیلی سے
نہ اردو کو کوئی فائدہ پہونچتا ہے نہ ہندی کو
ارے اکیڈمی کو اردو ہندی کے فائدے سے
کیا مطلب۔ ابھی ساری زبان کے چند لفظوں
کی غلط [illegible] پہ ایک ہزار روپیہ دے چکی ہے جیسے
وہ پہیلی دے دیئے یہ پہیلی۔ جاؤ کہنا کہ ڈاکٹر نے روا ہے۔
ہندوستان کی رعایا۔ ارے غضب پیچھے چاپکے
[illegible] کرنے والوں کا روپیہ اس بیدردی سے
خرچ کیا جاتا ہے۔
ڈاکٹر۔ چپ۔

راقم ...

ڈاکٹر ...

بے میل اردو

گرو جی نمسکار۔
بھول چوک اس سے کہوں تو [illegible]
[illegible] اردو میں لکھا [illegible] ... اردو بیچ
میں میرے لکھنے میں جو [illegible] بول آیا ہے اسے
آپ نے عربی بتایا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] کر کے لکھا ہے۔ آپ [illegible]
[illegible] دیکھ سکتے ہیں جس میں [illegible] عربی اور
ہندی دونوں بھاشا کا بول لکھا ہے۔ میں نے
اکیلا بول نہیں لکھا ہے۔ اور [illegible] لکھا ہے کہ
[illegible] کا بول سمجھا ہے۔ بول [illegible] تو بول عربی ہو
اس لیے کہ وہ [illegible] ہو گا اور بدلتا بول [illegible]

[illegible]

یہ دونوں کریا پد (فعل) ہیں اس
بول کو کوئی لینا دینا نہیں ہے۔
اب یہ اور بات ہے کہ جیسے آپ کے لکھنؤ کے
ایک بہت بڑے کبھی راج (ناسخ) ایک بھلے مانس
کے پیچھے ڈنڈا لے کر دوڑے تھے کہ اب تو ہمیں پوتھی
دکھانے آیا ہے جب پوتھی پڑھتے پڑھتے ہم آپ
پوتھی بن گئے ہیں۔ اسی ڈھب سے آپ میرے ساتھ
کام لیں کہ اپنے [illegible] دکھا [illegible] کہ جس سے کو
ہندی سیکھا ہے ہم سے ایسی باتیں نہ کیا کر۔ میرا
کہنا تو یہ ہے کہ اس بول جانا میں بول وہی ہے جو
اردو بول میں ہے۔ ہاں یہ بول عربی ہو سکتا ہے
کہ حضرت برہمن نے جگر کو گیہوں کا بول جانا۔
گرو جی! آپ مجھے کتنا پائیں گے کسی بات میں
پروانہ پائیں گے۔ پر سب دھرم نہ پائیں گے نہ پچھی
بھول مان لینے میں کبھی ہیچر میچر نہیں کرتا ہوں۔ اس لیے
جی جو آپ کہیں کہ نہیں بول [illegible] عربی ہے
تو اب سے کسی کے کان اینٹھے نہ کہوں گا۔ اب سے
آپ کہیں تو میں یہ بھی مان لوں کہ [illegible] اور [illegible]
بھی عربی ہیں۔ پہلے تو ریا ایسی گزاری۔ بھوتی اردو
کی جھنجھٹ مول ہی نہیں لینے کا۔ پر جی جو کچھ اب
اور اس سے پہلے لکھ دیا ہے وہ اسلیے کہ اپنے بھائیوں سے
[illegible] کی بولیاں ہیں۔ یہ بات کہہ دوں کہ ایسی اردو لکھنے
سے [illegible] دور ہونے کے نہیں۔ اب مانیں نہ مانیں وہ
جانیں اور ان کا کام۔ پرنام۔
چلتے چلتے ایک اور پتے کی بات کہتا جاؤں۔ اور
وہ یہ ہے کہ کوئی [illegible] اردو لکھ ہی کیسے سکتا ہے جب
[illegible] آپ [illegible] بھاشا کا بول ہے۔ بس ایک بولی
[illegible] میں نے جو لکھا ہے اور [illegible] کے بیچ
میں [illegible] ہے۔ اس [illegible]
(۱) بولی انھیں آ جاتی ہے [illegible]
(۲) [illegible]
چاہیے۔
(۳) [illegible]
یہ بھی ہو سکتا ہے کہ [illegible] چوک ہوا [illegible]

[illegible]

کہتا ہوں اسے جو نہیں پڑھتا۔

لکھنے والا

ادارہ کی معافی

پنچ ۔ بول معنی تنفیذ (اقدام جدی نہیں) اردو یا فوز ہے عربی "بول" سے جس کے معنی "عوض" کے ہیں تغیر و تبدل کی اجازت نہیں ۔ یہ سچ ہے کہ ابتداً یہ لفظ باطل اردو بن گیا یہاں تک کہ "بڑھنا" اور "صعود" مسعود سمجھا جاتا ہے ۔ درحقیقت آنجناب نے تو صرف حاشیہ آرائی نہیں کی تھی ۔ ابھی اسے چھیڑ دیجیے ۔ آپ بدلی کو عربی کہیے اور ہم اسی کے متجانس لفظ بتائیں گے کہ کن نصوص نے بدل ڈالے (اسد وغیرہ سب اب تو روانی جیسے "رنجیدہ" کے پیچ میں پڑ گئے ہاں؟

رامپور میں استقبال محرم

ریاست رامپور کا شاندار محرم ہندوستان میں خاص شہرت رکھتا ہے ۔ چنانچہ اس سال بھی ریاست کی جانب سے محرم کا اہتمام ابتدائے ذی الحجہ سے شروع ہو گیا تھا ۲۹ ذی الحجہ کو ضریح مبارک نہایت شاندار طریقے سے امام باڑہ سرکاری تک لائی گئی ریاست کی تمام فوج رسالہ توپ خانہ فرسٹ انفنٹری سکنڈ انفنٹری کو رکھا اور سپاہی گارڈ کے علاوہ پولیس کے سوار و پیادہ بھی جلوس میں شریک تھے اس سال کا جلوس تمام سالہائے ماسبق سے کہیں زیادہ اور خوشنما تھا۔

ضریح مبارک کے ساتھ تمام اہل اسلام کا مجمع تھا ریاست کے عہدہ داران ریاست کے علاوہ قریب قریب کے شہروں کے احباب بھی مشتاق چلے آئے ہوئے تھے ۔ لکھنؤ شاہجہانپور بریلی بدایوں مراد آباد امروہہ اور سہارنپور تک کے لوگ موجود تھے ۔ حضور پُرنور دام اقبالہم و ملکہم کے ساق پا میں دانہ نکل آیا تھا اور سخت تکلیف تھی ڈاکٹر انصاری صاحب نے اس کا اپریشن کیا تھا مگر پھر بھی حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم نہایت جرات و استقلال کے ساتھ قلعہ معلّٰی کے پھاٹک پر

سیاہ لباس میں تشریف لائے اور ضریح مبارک کو اپنے کاندھے پر اٹھایا تمام شہر کا مجمع پڑ رہا تھا حضور اقبالہم و ملکہم کی اس جوش و جذبات پر سب کو حیرت تھی امام باڑہ اور مجلس کا اہتمام نہایت اچھا تھا جس کے لیے مسٹر بشیر حسین زیدی صاحب بہادر ہوم سکریٹری قابل صد شکریہ ہیں۔

۳۰ ذی الحجہ سے ۹ محرم تک برابر مجالس ہونگی اور سید العلماء مولانا السید اولاد حسین صاحب قبلہ دربارہ ضروری بیان فرمائیں گے۔

نامہ نگار

ہم زن ہم مرد

یہ حکایت تو آپ نے سنی ہی ہوگی کہ ایک منطقی بنیے کی دکان پر بیٹھا چنے کے چھلکے نکال رہا تھا اور دوسری کچھ اصطلاح ذہن میں موجود تھی کہ علامت تانیث و تذکیر کا اجتماع لالچی بنیے کی نظر کو اپنے مرکز سے کسی طرح ہٹنے نہ دیتا تھا۔

ایک جانب یہ دلکش نظارہ دوسری طرف چنے کے مفت مانگے ہونے کا خیال چراغ کی طرح عنوان تخاطب میں ترچھی نظر کی تلاش آخر بنیا تھا ۔ نقصان کا پتہ جاری ہوا اور کہنے لگا "یہ کیا کر رہی ہے ۔ کیا کر رہا ہے ۔ سارے چنے چاب گئی چاب گیا ۔ بس چل جا ۔ چلا جا"

منطقی سے ضرور تعجب کرنے والی ایجاد آگئی آپ کے میراث میں نقطہ کو بہت سی دقتوں کا سامنا ہوتا ہے اور وہ بھی بنیے کی طرح حیران ہو جاتے ہیں کہ ان حضرت کو مؤنث لکھیں یا مذکر۔

حضرت علیؑ کے عہد خلافت میں بھی ایک واقعہ عجیب گزرا ہے کہتے ہیں کہ دارالقضا میں ایک انسان عورتوں کے لباس میں آیا اور کہنے لگا سنا آپ نے شوہر کا پیٹ کاس جہدی کو دیا اور اس جہدی کا پیٹ لونڈی کو دے گیا ۔ جہدی ان لوگوں میں ہے جن کو شوہر و زوجہ کی ساتھی ساتھ حاجت ہوتی ہے۔

جناب حضرت امیر نے ارشاد فرمایا کہ بچہ جنا ہے اور ولادت و حیض کے معاملات جانچ کی جاوے تو اس کا پتہ چل جائے گا وہ بولا کہ دونوں ہی باتیں موجود ہیں۔ بہرحال حکم ہوا کہ پسلیوں کو شمار کرنے کے بعد جا کر اگر دونوں طرف کی پسلیاں برابر ہیں تو یہ وجود مؤنث قرار پائے گا ورنہ مذکر ۔ چونکہ عورتوں میں بائیں جانب کی پسلیاں کم ہیں شوہر والا مطالبہ نے منکر کہ حضرت محافظ ذوری احتیاط کا ہے اپنا تو کہ تنہائی میں یہ وجود مذکر ہونے کا عملی ثبوت (ان عورتوں کے سامنے) پیش کر دے ۔ مگر خود اختیاص کو کوئی مرد بھی پسلیاں شمار کرنے کی خدمت انجام نہیں دے سکتا ۔ یعنی کہ یہ وجود عورت بھی ہے ۔ میلان تنہائی میں نسوانی قوت مردی کی بو سونگھ کے بھڑکے یا بیچنے کے تجسس میں مؤنث حقیقی کی علامت طالب زوج ہو۔

عذر معقول تھا قبول کیا گیا اور یہ خدمت حضرت دینار خواجہ سرا کے سپرد ہوئی حضرت دینار نے پسلیاں گنیں اور بقول پولیس والوں کے رپورٹ دی کہ پسلیوں کے خزانے میں ایک زیادہ طاق ہے وہ بحر جفت ۔ لہٰذا حکم دیا گیا کہ جاؤ تم مرد ہو مردانے کپڑے پہنو اور خبردار بی بی بننے کا نامعقول کام اختیار نہ کرنا ۔ ایک طرف سے مہر و نفقہ حاصل کرنا دوسری طرف اسی آدمی کو اسی کام میں لگا دینا اچھا نہیں ۔ میاں صاحب یا بی بی صاحب یا دونوں صاحب (در پیکر واحد) نے قمیص عصابہ چادر وغیرہ مقنع اتارا ۔ عبا قبا عمامہ زیب جسم فرمایا اور عصا ہاتھ میں لے کے روانہ ہو گئے یا ہو گئیں۔

یہ تو تھا اگلے زمانے کا قصہ مگر آپ جانیے لوگ کہتے ہیں کہ تاریخ اپنے اوراق الٹتی رہتی ہے یعنی سر سے پیر تک جو کچھ گزر جاتا ہے آخر میں بھی اکثر وہی کچھ دکھائی دیتا ہے ۔ بالفعل ایک قصہ نام شیعہ سیاست اسلامیہ بھی اسی کشمکش اور کشاکش میں پھنس گیا ہے ۔ نمدار کے ہندوستانی مسلمانوں کو ان کے جملہ مسائل منطقی ہیں اور ہمیشہ بحران میں پھنسے رہتے ہیں ۔ ہر ایک صنف کو اپنی رائے ظاہر کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے ۔ لے دیا تھا جو کچھ سبھی مسٹر [illegible] لا ہور شن نے تو ظاہر کیا کہ شیعہ خطاب بطور

مرد ہے۔ عورت مردی جس کا جی چاہے تنزل کے دیکھ لے۔ اسمیں پیٹ بکوانے کی قوت بدرجہ اتم موجود ہے۔ پھر بھی ادا کر سکتا ہے نان نفقہ کا بار بھی یہی بخوبی اُٹھا سکتا ہے اور پیسے بچا بھی سکتا ہے جو اتفاق ملکداری فوج میں بھرتی ہونے کی پوری صلاحیت رکھتے ہوں۔ برعکس اسکے مسلم کا فرض بندی ہے کہ یہ صاحب ہمہ اوقات انتخاب میں مؤنث حقیقی ہے مہر اور نفقہ لینا یہ شیوہ ادا کرنے کے زیادہ سود مند ہے۔ ان کو کہنے دیجیے اور آپ جس طرح بنے اس کو برداشت کرکے چلے میں ہائیے آپ اسے "بانچ برس" شیطان کی لنگوٹی میں نہ پائینگے۔ اور خدا نے چاہا تو دس برس بچہ کھلاتے آتا نظر علیمان نے فیصلہ کیا دس برس تک عورت ہی کا حکم جاری رہنے دیجیے کہ جھگڑا ختم ہو۔ بھوپال کے نواب نے دونوں صفتیں پسند کریں کہ ہاں بھی نہ کہا ہے مرد کا بلکہ ہر وقت زن وہر وقت مرد۔ ہم زن و ہم مرد۔ نہ مرد نہ زن "

سُنا جاتا ہے کہ یہ عمدہ مشورہ جناب نواب صاحب کو ایک قدیم سائیس (رمال بقیہ بخش) نے دیا جو انہیں پسند آیا اور شاید اسی مشورے پر معاملہ طے ہوجائیگا۔ پہلے انتخاب ہوا گا نہ بھی ہوا نہ خلوط بھی۔ نہ نہیں خلافت نہ انھیں خاصت۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر مسٹر لاذ کو یہی مشورہ پسند آیا تو انکی خلافت اور بچوں کی ہیں کوئی شبہ نہیں۔

طرفہ ماجرا یہ ہے کہ بعض اخبار نویسوں کی مسٹ والے بھی اس فرسٹ تجویز پر صاد کرتی اور خلیس بجاتی نظر آتی ہے۔ ہاں کیوں نہ ہو

دگر مہ باگمر نہ دیچ کر دند

درین دو بچہ شکاکے نام

آپ تعجب نہ فرمایئے یہ سلسلہ دس برس ہی سے ہوجائے گا کہ غالب کونسی چیز ہے تذکیر یا تانیث اختلاط یا افتراق۔

حکایت ہے کہ اگلے زمانے میں کسی قاضی اسلام کے اجلاس میں ایک جانور پیش کیا گیا جسکے مالک نے بیان کیا کہ یہ گتے اور بکری کے میل سے پیدا ہوا ہے۔ فرمائیے اس کا ذبح کرنا اور کھانا جائز ہے یا نہیں۔

قاضی: "یہ ٹانگ اُٹھا کے پیشاب کرتا ہے یا چاروں ہاتھ پاؤں زمین پر قائم کرکے"

مالک: "یوں بھی اور وہاں بھی"

قاضی: "بھونکتا ہے یا میں میں کرتا ہے"

مالک: "کبھی بھونکتا ہے کبھی میں میں کرتا ہے"

قاضی: "گھاس چرتا ہے یا گوشت کھاتا ہے"

مالک: "گھاس بھی گوشت بھی اور اگر ترکاری کا سالن دیا جاتا ہے تو بہت رغبت سے کھاتا ہے"

قاضی: "پانی چاٹ کر پیتا ہے یا چوس کے"

مالک: "ہر طرح"

قاضی: "گتے اور بکری کی نشست میں فرق ہوتا ہے۔ یہ کس طرح بیٹھتا ہے"

مالک: "کبھی گتے کی طرح کبھی بکری کی طرح اسی طرح چلنے میں بھی کبھی ساتھ ساتھ چلتا ہے کبھی پیچھے پیچھے"

قاضی: "کھاتے وقت خفت کرتا ہے یا گردن جھکا کے کھاتا ہے"

مالک: "دونوں علامتیں رکھتا تو قاضی مشکل میں پڑ گئی"

سوالات کا سلسلہ بڑھتا گیا۔ آخر قاضی نے حکم دیا کہ اسے ذبح کرو اور دیکھو کہ پیٹ میں اوجھڑی ہے یا نہیں۔ بچہ کی شامت مالک نے بچھاڑ کے ذبح کر ڈالا۔ پیٹ چاک کرتے پاک۔ اوجھڑی کے عدم ہونے سے ثابت کر دیا کہ سگ نیست اگر کتے کا جزو غالب ہوتا تو معدے کی جگہ صرف آنت ہوتی۔

اس مولود نے بکری کے رحم میں نشو و نما پائی تھی اسلیے بکری کے خواص غالب ہوگئے ہیں عجیب ہے کہ دس برس کے بعد جب اس خلاف فطرت ترویج کے نتیجے کا پیٹ چاک ہوگا تو فائدے اور نقصان کا حال کھل جائے گا مگر دس برس کی طویل مدت میں کونسل کا اسلامی جزو ساعت بابھی کس چیز میں مبتلا رہے گا۔ اور کوئی عجب نہیں کہ آپس میں بھی عدو اور موری آنت صدقوں پیدا نہ ہوں۔ دیکھیے حضرت اسوقت جناب کیا فتویٰ صادر کریں گے اور کیا اسوقت تک کیسی ہو جائے گی۔ ابھی وصول اور قوت بہت نواب بھوپال دہیں است حاجی دیوان فروش ہیں حضرت مولانا وہیں است خواجہ حلیم ہیں بہرحال ہو پسلمان ہیں۔ اور مسلمان کبھی متفق نہیں ہوتے بصورت ضرورت اتحاد و اتفاق کا اظہار زبان سے بار بار کرتے رہتے ہیں یہی ان کا قدیمی پیشہ ہے۔

اچھا فرض کر لیجیے کہ ہمارا قیاس صحیح ٹھہرا اور یہی حقیقی ہے کہ نسا دساختہ لیکن اسوقت بھی یہی مطالبہ کریں گے " ابھی حضرت دس برس اور دیکھ لیجیے انشاءاللہ اسکی جو بچہ پیدا ہوگا تو وہ یا نر ہوگا یا مادہ۔ جنت ہوگا یا سگ ہوگا یا بز بخلقل درمیان ایں وآں ہوگا خدا کی امان تثلیث تمام ہندوستانیوں پر۔ تمام خرابی دشمنوں نے ڈالی ورنہ آپ جانیے ہم آنکھ سے کان کھانے والوں میں ہیں۔

ادھر خلوط کی طرز جانیگے کہ اسے قوم ہم آرزو فیصلہ ختم لیڈروں اور ممبروں کی وجہ سے اپنا کرتب دکھا نہیں سکے دشمنوں نے مختلف مسائل میں ہمارا ساتھ نہ دیا ہماری قوت ادھر۔ بی۔ بی۔

الحاصل انتخاب کا یہ طرز آدھا تیتر آدھا بٹیر ہے نہ قہقہہ لگانے کا نہ فٹ بٹ ہونے کا۔

مولانا پنچ کی نوٹ بک

یہ کھلا اب تو کہ نوبت بہ گریبان آئی

اے خدا کی شان اے خدا کی قدرت کا نعمی سے ہلاکت کی دلا نگو جا کر دیکھیے اور شملہ میں موٹر کی سواری۔

شاید اکثر لوگوں کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ شملہ میں صرف کمانڈر انچیف یا وائسرائے موٹر کے استعمال کا حق رکھتے تھے دوسروں کی اتنی مجال نہ تھی۔ ابھی حال کا نعمی یہ قانون بھی توڑ ڈالا۔ اسپر لندن کی پارلیمنٹ میں غور غا مچ گیا۔ اور مسٹر بین رونر یر ہند پر سوالات کا مینہ برسنے لگا۔

کیوں جی یہ کیا ؟

ایسا غضب ؟

کیا اب یہ سواری عام ہوگئی ؟

بتاؤ تو سہی کیا صوبوں کے گورنر۔ ریاستوں کے والی۔ بسٹل لیڈ ساوند گیر سر ہر اور وہ اشخاص بھی اب یہی وضع اختیار کرینگے ؟

مسٹر بین یہ پین شن کے پریشان تو ہوئے مگر بول نہ سکیں یوں مجبوراً کہ یہ معاملہ ہندوستان میں افسروں کی مرضی پر چھوڑنا چاہیے

تاہم اس بارے میں انگلستان کنزرویٹو پارٹی سے پوری ہمدردی ہے۔ فی الواقع ہندوستانیوں کا ناپاک طاہر کر اُن گورے مقدس سر پلوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا جنکے لیے شملہ میں موٹر کی سواری مخصوص ہے۔ کنزرویٹو پارٹی کا یہ ارشاد ہے

جوتیوں ہی طرح وہ اترو ڈی رہیگی
تو کاہے کو انگیا نگوڑی سے گی

بالکل بجا ہے۔ گاندھی کا موٹر پر بیٹھنا ابھی ہے دلوں سے گئے یوروپین اور ہندوستانی کی تخصیص اُڑ جانے کی۔

آہ بے اختیار یہ شعر انجناب کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے

گاندھی نے کیوں سواری موٹر کی اختیار
اب آبرو گئے ۔ لندن آ گئی

خدا جانے اہل انگلستان کس خواب میں مبتلا ہیں بے شک کسی زمانے میں ہندوستان اس قسم کی امتیازی روش رکھتا تھا جو حاکم و محکوم کے درمیان فارق کا حکم رکھتی تھی مگر اب زمانہ بدل گیا خیالات بدل گئے حضرات ہمارے خطابی مجالس میں بازو بہ بازو پہلو بہ پہلو بیٹھتے ہیں۔ یہی امتیاز تھا جس نے ہندوستانی حکومتوں کی خاک باد فنا کے نذر کی۔ اور اگر یہی امتیاز باقی رکھا جائے تو نتیجہ ویسا ہی سا ہوگا۔

ایک خبر یہ بھی ہے کہ ولسن لنگی صاحب (لیڈی ولنگڈن) نے کستورا بائی سے عند الملاقات عمدہ قسم کے کھدر کی اپنے لباس کے واسطے فرمائش کی ہے دیکھیے اس خبر سے لندن والوں کے پیٹوں میں مروڑ اٹھتی ہیں یا نہیں۔ کیا سچ کر لیڈی ولنگڈن اور کھدر؟ کھدر اور لیڈی ولنگڈن ہے

اینچہ می بینم بہ بیداری ست یارب یا بخواب

رفیق طریق

کہتے ہیں کہ فن رعجائب والے جانفام طوطے کی رہنمائی سے اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے تھے پھر عجب کیا ہے کہ مسٹر چارلس سکاٹ نے مرتے وقت اپنے ساتھ اپنے طوطے کے دفن کیے جانے کی وصیت کی۔ مسٹر چارلس سکاٹ ایک جہاز کے کپتان تھے آپ نے ہندوستان میں تیس برس اسطرف ایک طوطا خرید کے پالا تھا طوطا بہت اور انگریزی بولی بولتا تھا۔ نا چتا تھا۔ مسٹر سکاٹ کا دل بہلاتا تھا۔ صاحب اسے ایک لمحہ کے لیے پاس سے جدا نہ کرتے تھے۔

اگر یہ صحیح ہے کہ مرنے والا جسم عنصری خالی کرکے جسم مثالی اختیار کرتا ہے تو مسٹر سکاٹ نے اچھا کیا جو گردن مروڑ کے مٹھو میاں کو اپنے ساتھ لیا۔ اب طوطا بھی عالم مثال میں انہی کی بھیجو مٹھو میاں۔ ویل سکاٹ آ تم کھاؤ گے کی ہانک لگائے گا اور طوطے کا مالک بھی ٹے ٹے ٹے فرمائینگے۔ قبر کی تنہائی اسی شغل میں بسر ہوگی اور اگر مسلمانوں کے اعتقاد کے بموجب نکیرین سے مڈ بھیڑ ہوئی سوال جواب کا وقت آیا تو عجب نہیں جو طوطا اس امتحان میں صاحب کی مدد فرمائے۔

تعزیت

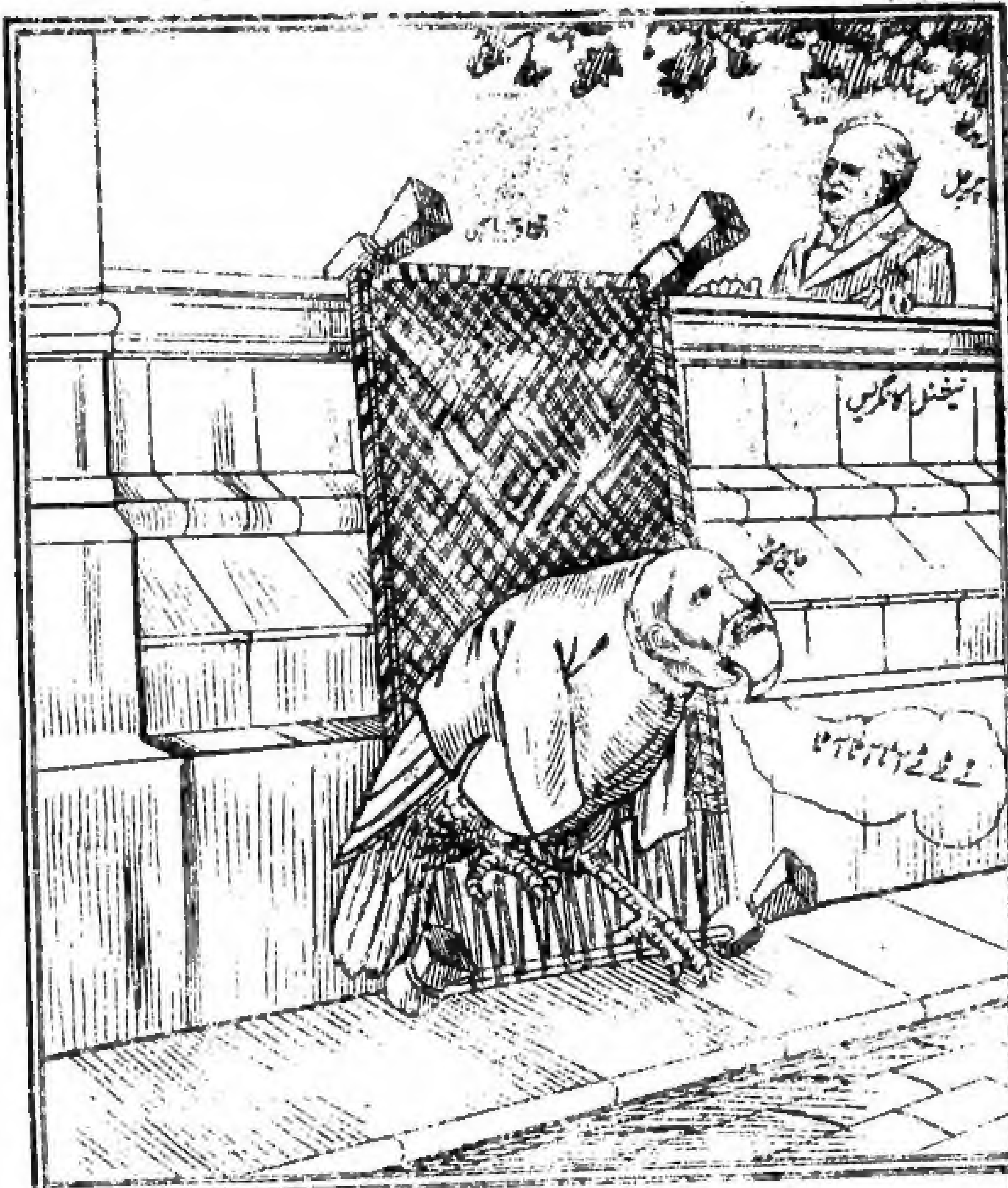
کسی کے مرنے پر آنسو بہانا ہمارے عمدۂ فرائض سے بعید ہے مگر پروفیسر شیخ مہدی حسین ناصری ایم اے گورنمنٹ ہائی اسکول علیگڑھ کے ہیڈ ماسٹر کا مرنا ایسا نہیں جو دل نہ دکھائے۔ پروفیسر مرحوم انگریزی کے ایم اے فارسی کے منشی فاضل عربی کے مولوی فاضل اور عبرانی زبان کے اچھے ماہر تھے۔ شعر خوب کہتے تھے۔ مذہب شغلی میں بھی پوری مہارت رکھتے تھے نہایت مرنجان مرنج خاموش آدمی تھے۔ صاحب تصنیف بھی تھے۔ عدم کا زمانہ ہے اس وجہ سے ہم اس سرکسے کام کی اطلاع شائع کرتے ہیں۔ پنچ کی خوبی بھی رنج وہ کرے جسے بچے سے سالاؤ پڑے مرنے کے سب ہیں اور جب مرنا ہی پیدائش کا انجام مقدر ہے تو پھر ہے

رو نیئے زار زار کیا کیجیے ہائے ہائے کیوں

دعا ہے کہ مرحوم نئی اصل زندگی میں خوش و خرم رہیں یہ تو نقل زندگی تھی اگر اسٹیشن پر میاں ہم سے پوچھیں گے کہ یہاں کو دنیا کیسی جگہ ہے اور تیرے ہاں کی دنیا کیسی؟ تو ہم صاف صاف کہدینگے ولسن پنچ ہی اور زرا فت کمائی۔ دیکھیے یہی کاہی یاروں بولنے نہ دو۔ کون و فساد کا تماشا بھی کچھ دلچسپ شے ہے۔ جس چیز سے دل لگاؤ وہی چھن جاتی ہے تو پھر لطف کا سامان ہی بیکار ہے۔ بچے تھے کھیلنے سے خوش تھے وہ بھی چل بسا۔ جوان ہوئے جوانی میں دیوانے رہے وہ بھی غائب تھے۔ بڑھاپا آیا روگ ساتھ لایا اب موت موت پکارنے لگے زندگی اجیرن ہو گئی۔ اجی لاحول ولا قوۃ گستاخی معاف۔ ایسے وجود سے عدم بہتر ہے

[illegible]

خریدار شد ...



چرچل:- ہاں میرے ٹھوبا، ذرا کاٹ کے جھلنگا بنا دے تو چارپائی کی چرچوں مٹے گی۔


اصغر علی محمد علی عطر ساز لکھنؤ

مشتاق گرشتہ ۳۰ سال کا آزمودہ گورنمنٹ سے رجسٹری شدہ

سدھا سندھو

حسب ذیل امراض کی مجرب دوا ہے۔ جو گرمیوں میں وقت پیدا ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ہیضہ۔ کھانسی۔ سوءہضم۔ سنگرہنی۔ قے۔ پیٹ درد۔ دست۔ اسہال وغیرہ۔ ایسے ہی امراض کی بغیر کسی نقصان کے دوا ہے قیمت فی شیشی محصول ایک سے دو تک۔ بچوں کا تندرست و خوش و خرم رہنا والدین کے لئے فخر کا باعث ہے۔ لیجئے آپ اپنے بچوں کو۔

بال سدھا

بالخصوص۔ ایسی میٹھی و خوشبودار دوا کے پینے سے بچے موٹے تازے تندرست اور طاقتور رہتے ہیں چہرہ پر سرخی اور رونق آجاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ محصول ۸

دودروخ کیسری

یعنی داد کی دوا

بغیر کسی قسم کی جلن و تکلیف کے داد کو جڑ سے نیست و نابود کرنے والی یہی ایک دوا ہے قیمت فی شیشی مع محصول ایک سے دو تک ۔ ہر ایک دم ایک درجن خریدنے پر قیمت چار محصول معاف۔

ہماری ادویات سب دوا فروشوں کے پاس ملتی ہیں

منگوانے کا پتہ: سکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ اشتہاری ادویات و حکیموں سے تنگ آچکے ہیں اور ڈاکٹروں و طبیبوں کے ہاتھوں اپنی کمائی گنوا کر صحت سے مایوس ہو چکے ہیں اور اس عالم یاس میں کفایت سے صحت حاصل کرنا یا تجارتی خلاصہ مشورہ کے متلاشی ہیں تو آپ نامور تجربہ کار کامل الفن اور حاذق اطباء کے مشورہ سے بلا واسطہ فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ سعدی لاہور کی جدید فہرست طلب کر کے فائدہ اٹھائیے اور دوست احباب کو بھی نفع پہنچائیے۔ تمام خط و کتابت صیغہ راز میں رہتی ہے۔

المشتہر: مہتمم دواخانہ سعدی اللہ آباد و کشور یا اصغر شریف گلگت

طلسمی پاسس

چونکہ ہم لوگ کسی خصوصیت کا پابند نہیں ہیں اور نہایت ہی سادہ ... ہر ایک شخص بآسانی ... سادہ ... تجارت ... صرف ایک منٹ میں ... حکام ... افسران کے ... وغیرہ ... نہایت مفید ہے۔

[illegible]

پتہ: منیجر طلسمی پریس شہر میرٹھ

فرشتہ بہشت کا پیغام

ہماری اکسیر ۔۔۔ کی ۔۔۔ گولی ہر مرض کی تکلیف رفع کرتی ہے۔ اگر آپ بیمار ہیں تو ایک گولی کھا کر دیکھیں۔ یہ گولیاں فرشتہ بہشت کا کام کرتی ہیں۔ تبخیر معدہ ۔۔۔ قبض ۔۔۔ درد ۔۔۔ جریان ۔۔۔ وغیرہ کی تکلیف سے نجات دلا کر طاقت اور توانائی و قوت بخشتی ہیں۔ ۔۔۔ مالا مال کر دیں گی۔

قیمت فی ڈبیہ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ ۔۔۔ علاوہ محصول ڈاک

وید شاستری جام نگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ: ۔۔۔ کلکتہ

شاہی سرمہ

(تیار کردہ ۔۔۔ ڈاکٹر ۔۔۔ صاحب)

اس سرمہ میں عجیب و غریب صفت ہے کہ تندرست آنکھوں کی روشنی بڑھاتا ہے اور آنکھوں کے ہر قسم کے مرض کو دور کرتا ہے۔ ۔۔۔ قیمت فی شیشی ۔۔۔ محصول ڈاک معاف ایک درجن کے خریدار کو ایک شیشی مفت ۔۔۔ محصول ڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ: ۔۔۔ سوامی نگر ۔۔۔ آگرہ

سونا جیسا مل گیا

... فائدہ نہیں ... حاصل ... خرید ... ایک روپیہ ... سال ... آسان ... طلب کر کے ... ضروری نہیں ہے۔

برنس ۔۔۔ لمیٹڈ بمبئی نمبر ۹

[illegible]

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور ان کے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد و ہوری کا نقشہ کتاب میں کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد و ہوریاں اس کتاب میں انہیں سے نقل کی گئی ہیں باعث یہ ہے کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں اس کے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ ناز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا ۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے ۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا ۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ ناز اس میں موجود ہے قیمت پانچ روپیہ ۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار ۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ